راز کھولوں میں اپنے کیا دل کے
بس وہی لب ہے مابقی چھلکے

جو کہ پر نور ہو وہی جھلکے
جو کہ لبریز ہو وہی چھلکے

مندمل کب ہو زخم چشموں کے
خون ریزاں ہسے ارے چھل چھل کے

جب وہ رونق فزا ہو بستاں میں
ہر شجر لے بلائیں ہل ہل کے

حسن ساری ہے سارے اعضا میں
قتل سب ہی کرے ہیں مل مل کے

کچھ کرامت نہیں ہے خوباں کو
وہ تو سب گل بنے ہیں بس گل کے

مختلف لوگ ہیں زمانے میں
کوئی رہتا نہیں ہیں ہل مل کے

کتنے خواہاں ہیں سرد لیموں کے
کتنے خواہاں ہیں گرم فلفل کے

ہیں جو برہان دین شاہ زماں
راز جانے وہی ہے ہر دل کے

ہیں وہ ایسے سخی و دریا دل
دیتے ہیں سب سوال سائل کے

ہیں یہ منعم ہمارے اور محسن
ہیں یہ مجمع ہمہ فضائل کے

اے محمد تو جان لے شہ کو
ہیں یہ نائب امام عادل کے

ہو مبارک یہ عید فطر تمہیں

حاضراں کہ رہے ہیں محفل کے

یہ ترے قبلہ گاہ عالی جاہ

قبلہ گر ہے ہر ایک فاضل کے